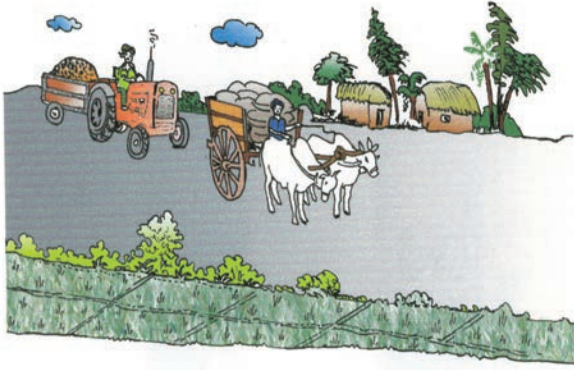




عمومی جائزہ (Overview)

اس کہانی کا مقصد پیداوار سے وابستہ بنیادی تصورات سے متعارف کرانا ہے اور یہ ہم فرضی گاؤں کی کہانی کے ذریعہ کریں گے جس کا نام پالم پور ہے۔ *



شکل 1.1: گاؤں کا منظر

پالم پور میں کاشت کاری اہم سرگرمی ہے، جبکہ چھوٹے پیمانے پر اشیا سازی، دودھ کا کاروبار اور نقل و حمل جیسی کئی دوسری سرگرمیاں محدود پیمانے پر کی جاتی ہیں۔ ان پیداواری سرگرمیوں کے لیے مختلف قسم کے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن میں قدرتی وسائل، دستکاری، انسانی کوشش اور نقد رقم وغیرہ شامل ہیں۔ جب ہم پالم پور کی کہانی کا مطالعہ کریں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ کس طرح گاؤں کے اندر مطلوبہ اشیا اور خدمات پیدا کرنے کے لیے مختلف وسائل یکجا ہوتے ہیں۔

تعارف

پالم پور قرب و جوار کے گاؤں اور قصبات سے اچھی طرح جڑا ہوا ہے۔ رائے گنج جو کافی بڑا گاؤں ہے پالم پور سے 3 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ پورے سال استعمال ہونے والی ایک سڑک گاؤں کو رائے گنج سے جوڑتی ہے اور اس سے بھی آگے قریب ترین چھوٹے سے قصبہ شاہ پور تک چلی جاتی ہے۔ تانگوں، سامان سے بھری بگیوں، گڑ اور دوسری اشیا سے لدی بیل گاڑیوں سے لے کر موٹر سائیکلوں، جیپوں، ٹریکٹروں اور ٹرکوں جیسی موٹر گاڑیوں تک کئی قسم کے ذرائع نقل و حمل اس سڑک پر دکھائی دیتے ہیں۔

اس گاؤں میں مختلف ذاتوں کے تقریباً 450 کنبے رہتے ہیں۔ اعلیٰ ذات کے 80 کنبے گاؤں کی زیادہ تر زمین پر قابض ہیں۔ ان کے مکانات، جن میں سے چند کافی بڑے ہیں، اینٹوں سے تعمیر کئے گئے ہیں جن پر سیمنٹ کا پلستر کیا گیا ہے۔ گاؤں میں رہنے والی درج فہرست ذاتیں (دلت) آبادی کی ایک تہائی ہیں جو گاؤں کے ایک کونے میں آباد ہیں۔ جن کے مکانات کافی چھوٹے چھوٹے ہیں اور جن میں سے چند تو کچی مٹی اور گھاس پھوس سے بنائے گئے ہیں۔ زیادہ تر مکانوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ کھیتوں میں لگے تمام ٹیوب ویلوں کو بجلی مہیا رہتی ہے اور جو مختلف قسم کی چھوٹی موٹی تاجرانہ سرگرمیوں میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ پالم پور میں دو پرائمری اسکول اور ایک ہائی اسکول ہے۔ اس میں ایک سرکاری ابتدائی طبی مرکز اور ایک

* اس میں زیادہ تر بیان گلبرٹ ایٹن کے اس تحقیقی مطالعہ سے ماخوذ ہے جو انھوں نے ضلع بلند شہر مغربی اتر پردیش کے ایک گاؤں سے متعلق کیا ہے۔

پرائیویٹ ڈپنسری بھی موجود ہے جہاں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

● درج بالا بیان سے واضح ہے کہ پالم پور میں سڑکوں، نقل و حمل، بجلی، آب پاشی، اسکولوں اور بنیادی طبی مرکز کا ایک اچھا خاصا ترقی یافتہ نظام موجود ہے۔ اپنے قرب و جوار کے گاؤں سے ان سہولیات کا موازنہ کیجئے۔

پالم پور کی کہانی، جو ایک مفروضہ گاؤں ہے، ہم کو گاؤں میں ہونے والی مختلف پیداوارانہ سرگرمیوں کا مشاہدہ کرائے گی۔ ہندوستان کے گاؤں میں کاشت کاری اہم پیداوارانہ سرگرمی ہے۔ متذکرہ دوسری پیداوارانہ سرگرمیاں غیر زراعتی سرگرمیاں ہیں جن میں چھوٹے پیمانے پر اشیاء سازی، نقل و حمل اور دوکانداری وغیرہ شامل ہیں۔ پیداوار کے بارے میں چند عمومی باتیں سیکھنے کے بعد، ہم ان دونوں اقسام کی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں گے۔

پیداوار کی تنظیم

(Organization of Production)

پیداوار کا مقصد ان اشیاء اور خدمات کی پیداوار کرنا ہے جن کی ہم کو ضرورت ہوتی ہے۔ اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لیے چار ضرورتیں ہوتی ہیں۔

پہلی ضرورت زمین اور دوسرے قدرتی وسائل مثلاً پانی، جنگلات اور معدنیات ہیں۔

دوسری ضرورت مزدور ہیں یعنی وہ لوگ جو کام کریں گے۔ چند پیداوارانہ سرگرمیوں کے لئے بہت زیادہ تعلیم یافتہ کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری سرگرمیوں میں ایسے کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف

دستی کام کر سکتے ہیں۔ کام کرنے والا ہر شخص پیداوار کے لیے مطلوبہ محنت مہیا کرتا ہے۔

تیسری ضرورت مادی سرمایہ (Physical Capital) ہے یعنی وہ متعدد اشیاء جن کی پیداوار کے دوران ہر مرحلے پر ضرورت پیش آتی ہے۔ مادی سرمایہ کے تحت کیا چیزیں آتی ہیں؟

(a) اوزار، مشینیں اور عمارتیں: اوزاروں اور مشینوں میں کسان کے سادہ ہلوں سے لے کر جزیٹرز، چرخ (turbines) اور کمپیوٹر وغیرہ جیسی جدید ترین مشینیں آتی ہیں۔ اوزار، مشین اور عمارتیں پیداوار کرنے میں کئی سال تک استعمال کی جاسکتی ہیں اور اسی وجہ سے ان کو قائم سرمایہ (fixed capital) کہتے ہیں۔

(b) خام مال اور نقد رقم (ز): (Raw materials and money in hand): پیداواری سرگرمیوں میں متعدد قسم کی خام اشیاء کی ضرورت پیش آتی ہے، مثلاً بنکروں کے ذریعہ استعمال کیا جانے والا سوت اور کھار کے استعمال میں آنے والی چکنی مٹی۔ ساتھ ہی ساتھ پیداوار کے دوران ادائیگی کرنے اور دوسری ضروری اشیاء خریدنے کے لئے، کچھ نہ کچھ زر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خام مال اور نقد رقم کاروباری اصل (Working Capital) کہلاتے ہیں۔ اوزاروں، مشینوں اور عمارتوں سے بالکل مختلف ان کا استعمال پیداوار میں کیا جاتا ہے۔

ایک چوتھی ضرورت بھی ہے۔ زمین، محنت اور مادی سرمایہ کو یک جا کرنے کا اہل ہونے کے لیے اور تیار مال پیدا کرنے کے بعد یا تو اسے ذاتی طور سے استعمال کرنے یا اس کو بازار میں فروخت کرنے کے لئے آپ کو علم اور کاروباری مہمات کی



کام کرنے والے لوگوں کے 75 فیصدی لوگ اپنی گزر بسر کے لیے کاشت کاری پر منحصر ہیں۔ یہ کسان ہو سکتے ہیں یا پھر کھیت پر کام کرنے والے مزدور۔ ان لوگوں کی فلاح کا کھیتوں پر ہونے والی پیداوار کے ساتھ نہایت نزدیکی رشتہ ہے۔

لیکن یاد رکھئے کہ کھیت سے پیداوار حاصل کرنے میں ایک بنیادی پریشانی ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے تحت زمین کا رقبہ عملاً برقرار رہتا ہے۔ 1960 سے پالم پور میں زیر کاشت زمینی رقبہ کے اندر کوئی توسیع نہیں ہوئی ہے۔ تب سے گاؤں کے اندر موجود کچھ بنجر زمین کو قابل کاشت زمین میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اب وہاں نئی زمین زیر کاشت لا کر زرعی پیداوار بڑھانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

زمین کی پیمائش کے لئے معیاری اکائی ہیکٹر ہے۔ اگرچہ آپ گاؤں میں زمینی رقبہ کو مقامی اکائیوں میں بات کرتے ہوئے سن سکتے ہیں۔ مثلاً بیگھ، گنتھا اور کٹھ وغیرہ۔ ایک ہیکٹر زمینی رقبہ ایک ایسے مربع نما قطعہ اراضی کے برابر ہوتا ہے جس کی ایک طرف کی لمبائی 100 میٹر ہو۔ کیا آپ ایک ہیکٹر کے رقبہ کا موازنہ اپنے اسکول گراؤنڈ کے رقبہ سے کر سکتے ہیں؟

2. کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جہاں کوئی شخص ایک ہی زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکے؟

پالم پور میں بوئی جانے والی فصلوں کی اقسام اور حاصل سہولیات، ریاست اتر پردیش کے مغربی حصے کی کسی بھی ایک گاؤں سے ملتی جلتی ہیں۔ پالم پور میں موجود تمام زمین پر کاشت کاری کی جاتی ہے، کوئی بھی زمین غیر کاشت شدہ نہیں چھوڑی جاتی۔ بارش کے موسم میں (خریف) کسان جوار اور

ضرورت پیش آئے گی۔ ہم اگلے باب میں انسانی سرمایہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

● اس تصویر میں پیداوار میں استعمال ہونے والی زمین، محنت اور قائم سرمایہ کی شناخت کیجئے۔



شکل 1.2: متعدد مزدوروں اور مشینوں کے ساتھ فیکٹری کی تصویر

ہر پیداوار کو زمین، محنت، مادی سرمایہ اور انسانی سرمایہ کو یکجا کر کے منظم کیا جاتا ہے جو پیداوار کے عوامل کہلاتے ہیں۔ جب ہم پالم پور کی کہانی پڑھیں گے، تو پیداوار کے پہلے تین اجزاء کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب میں سہولت کے لئے سرمایہ کی حیثیت سے ہم مادی سرمایہ کا حوالہ دیں گے۔

پالم پور میں کاشت کاری

(Farming in Palampur)

1. زمین متعین و محدود ہے

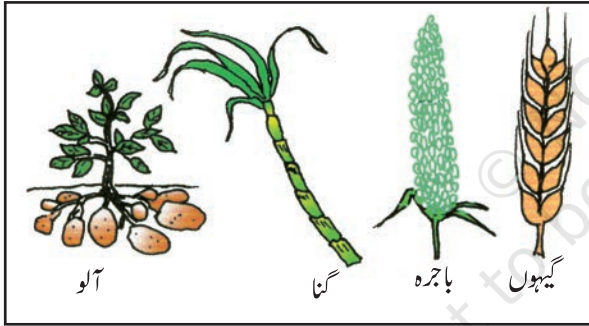
پالم پور میں کاشت کاری اہم پیداواری سرگرمی ہے۔ کل



میں مثلاً دکن کے پٹھار میں آب پاشی نظام نچلی سطح پر ہے۔ ہمارے ملک میں آب پاشی کے پورے رقبہ کے 40 فیصدی سے بھی کم پر آج بھی آب پاشی کی جاتی ہے۔ بقیہ علاقوں میں کاشت کاری زیادہ تر بارش پر ہی منحصر ہے۔



ایک سال میں ایک ہی قطعہ زمین پر ایک سے زیادہ فصلیں اگانے کو کثیر فصلی کاشت (multiple cropping) کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دیے ہوئے زمین کے ٹکڑے پر پیداوار کو بڑھانے کا سب سے زیادہ عام طریقہ ہے۔ پالم پور میں تقریباً تمام ہی کسان سال میں کم سے کم دو فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ سابقہ پندرہ یا بیس سالوں سے بہت سے کسان تو آلو کو ایک تیسری فصل کی حیثیت سے بھی اگا رہے ہیں۔



شکل 1.3: مختلف فصلیں

آئیے بحث کریں

- دی گئی جدول 1.1 میں ملین (10 لاکھ) ہیکٹیئر کی اکائیوں میں ہندوستان میں زیر کاشت زمین کو دکھایا گیا ہے۔ دیے گئے گراف پر اس کو دکھائیے۔ گراف کس بات کو واضح کرتا ہے؟ کلاس میں بحث کیجیے۔

باجرا اگاتے ہیں۔ یہ پودے مویشیوں کے چارے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اکتوبر اور دسمبر کے درمیان آلو کی کاشت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ سردی کے موسم میں (ربیع) کھیتوں میں گیہوں بوئے جاتے ہیں۔ کسان اپنی گیہوں کی پیداوار کی وافر مقدار اپنے کنبے کے استعمال کے لئے رکھ لیتے ہیں اور زائد گیہوں کو رائے گنچ کے بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ زمین کا ایک حصہ گنے کی کاشت کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جس کی فصل سال میں ایک بار تیار ہوتی ہے۔ گنے کو خام شکل میں یا پھر گڑ کی شکل میں شاہ پور کے تاجروں کو فروخت کیا جاتا ہے۔

پالم پور میں کسانوں کا ایک سال میں تین مختلف فصلیں اگا سکنے کی اہم وجہ وہاں موجود کافی ترقی یافتہ آب پاشی نظام ہے۔ پالم پور میں بجلی کافی ابتدائی دور میں آگئی تھی۔ اس کا ایک بڑا اثر یہ ہوا کہ یہاں نظام آب پاشی کی کاپلٹ ہو گئی۔ بجلی آنے تک وہاں رہٹ چلتے تھے۔ کسان کنوؤں سے پانی پھینچ کر چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں آب پاشی کرتے تھے۔ لوگوں نے دیکھا کہ بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویل زمین کے کافی بڑے رقبہ پر اچھی طرح سے آب پاشی کر سکتے تھے۔ پہلے چند ٹیوب ویل تو سرکار کی جانب سے لگائے گئے۔ تاہم، اس کے بعد جلد ہی کسانوں نے ذاتی ٹیوب ویل لگانے شروع کر دیے، جس کے نتیجے میں 1970ء کی دہائی کے وسط تک پورے کے پورے 200 ہیکٹیئر کے رقبہ پر آب پاشی شروع کر دی گئی۔

ہندوستان کے تمام گاؤں میں اتنی اعلیٰ سطح کا نظام آب پاشی موجود نہیں ہے۔ دریائی میدانوں کے علاوہ، ہمارے ملک میں ساحلی علاقوں کے اندر عمدہ آب پاشی نظام موجود ہے۔ اس کے برعکس، پٹھاری علاقوں

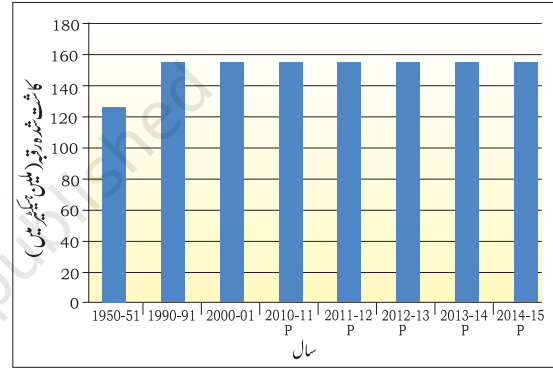


ٹیبل 1.1: مختلف سالوں میں کاشت شدہ رقبہ

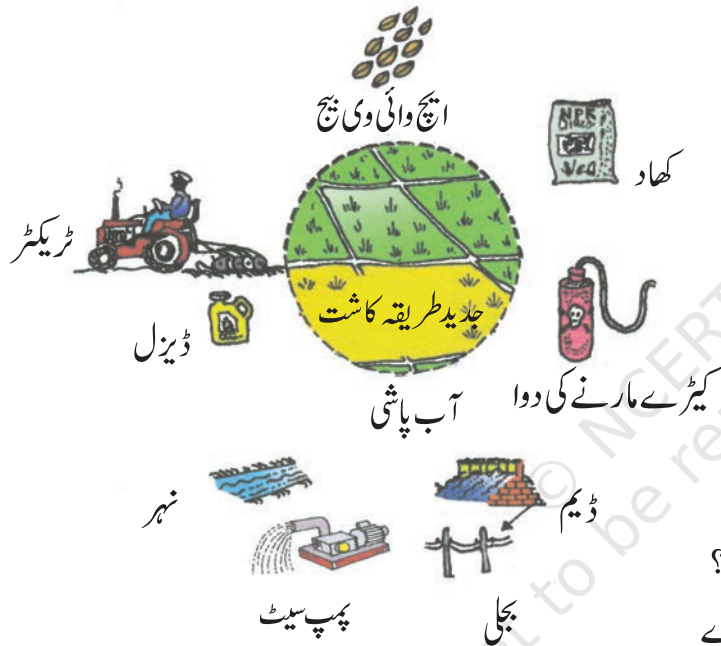
سال	کاشت شدہ رقبہ (ملین ہیکٹر میں)
1950-51	129
1990-91	157
2000-01	156
2010-11 (P)	156
2011-12 (P)	156
2012-13 (P)	155
2013-14 (P)	156
2014-15 (P)	155

(P) عارضی اعداد و شمار

ماخذ: زراعتی شماریات کی دسی کتاب، 2017، ڈائریکٹوریٹ برائے معاشیات اور شماریات شعبہ برائے زراعت، کوآپریشن اور کسانوں کی فلاح



آپ دیکھ ہی چکے ہیں کہ ایک ہی قطعہ زمین سے پیداوار بڑھانے کا ایک طریقہ کثیر فصلی کاشت ہے۔ زیادہ حصول کے لئے دوسرا طریقہ یعنی جدید طرز کی کاشت کاری کا استعمال ہے۔ جب ایک ہی موسم میں ایک دیئے ہوئے قطعہ زمین پر فصل پیدا کی جاتی ہے تو پیداوار کی پیمائش کی جاتی ہے۔ 1960 کی دہائی کے وسط تک کاشت کاری میں استعمال کیے جانے والے تخم یعنی بیج روایتی تھے جن سے پیداوار نسبتاً کم حاصل



تصویر 1.4: جدید کاشت کاری کے طریقے: ایچ وائی بیج اور کیمیائی کھاد وغیرہ

- کیا آب پاشی کے تحت رقبہ بڑھانا ضروری ہے؟ کیوں؟
- آپ پالم پور میں اگائی جانے والی فصلوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل جدول کو اپنے علاقے میں اگائی جانے والی فصلوں کی معلومات کی بنیاد پر بھریئے۔

نام فصل	بوائی کا مہینہ	کٹائی کا مہینہ	ذریعہ آب پاشی (بارش، تالاب، ٹیوب ویل، نہریں وغیرہ)

پالم پور میں جہاں روایتی اقسام سے پیدا کئے گئے گیہوں کی پیداوار 1300 کلوگرام فی ہیکٹر تھی۔ اچھوائی وی بیجوں سے پیداوار 3200 کلوگرام فی ہیکٹر تک جا پہنچی۔ گیہوں کی پیداوار میں کافی اضافہ ہو گیا۔ اب کسانوں کے پاس بازار میں فروخت کرنے کے لیے فاضل گیہوں کی کافی مقدار موجود تھی۔

آئیے بحث کریں

- کثیر فصلی اور کاشت کاری کے جدید طریقوں میں کیا فرق ہے؟
- مندرجہ ذیل جدول ہندوستان میں سبز انقلاب کے بعد ملین (10 لاکھ) ٹن کی اکائی میں گیہوں اور دالوں کی پیداوار کو دکھاتا ہے۔ اس کو گراف پیپر پر دکھائیے۔ کیا سبز انقلاب دونوں فصلوں کے لیے کامیاب ثابت ہوا؟ بحث کیجئے۔
- کاشت کاری کے جدید طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے کسان کے کام میں آنے والا کاروباری سرمایہ (working capital) کیا ہے؟
- موجودہ طریقہ کاشت کاری میں کسان کو پہلے سے کہیں زیادہ روپیہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جدول 1.2: دالوں اور گیہوں کی پیداوار (ملین 10 لاکھ ٹن)

گیہوں کی پیداوار	دالوں کی پیداوار	
10	10	1965-66
24	12	1970-71
36	11	1980-81
55	14	1990-91
70	11	2000-01
86	18	2010-11
92	18	2012-13
96	19	2013-14
89	17	2014-15
94	17	2015-16
99	23	2016-17
97	24	2017-18

ماخذ: ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، کارپوریشن اینڈ فارمر ویلفیئر، فروری 2018 کے مطابق

ہوتی تھی۔ روایتی بیجوں کو کم آب پاشی کی ضرورت ہوتی تھی۔ زرخیزی برقرار رکھنے کے لئے کسان گوبر اور دوسری قدرتی کھادوں کا استعمال کرتے تھے۔ اس قسم کی تمام کھاد کسانوں کے پاس بہ آسانی موجود تھی، جس کو انہیں خریدنے کی ضرورت نہ تھی۔

1960ء کی دہائی کے آخری حصے میں سبز انقلاب نے

ہندوستانی کسان کو بیجوں کی زیادہ پیداوار دینے والی قسموں (HYVs) کو استعمال کرتے ہوئے گیہوں اور چاول کی کاشت

کے طریقے سے متعارف کرایا۔ روایتی بیجوں کی بہ نسبت اچھوائی وی بیج ایک ہی رقبے پر غذائی اناجوں کی زیادہ پیداوار

کر سکتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اب زمین کا وہی قطعہ اراضی

HYV بیجوں کے استعمال سے پہلے کی بہ نسبت غذائی اناجوں

کی ایک بڑی مقدار پیدا کر سکتا تھا۔ تاہم اچھوائی وی بیجوں کو

بہترین نتائج دینے کے لیے کافی پانی، کیمیائی کھاد اور کیڑے

مارادویات کی ضرورت تھی۔ زیادہ پیداوار صرف اچھوائی وی

بیجوں، آب پاشی، کیمیائی کھاد اور کیڑے مارادویہ کے استعمال

سے ہی ممکن ہے۔

پنجاب، ہریانہ اور مغربی اتر پردیش کے کسان پہلے کسان

تھے جنہوں نے ہندوستان میں کاشت کاری کے جدید طریقوں

کا استعمال کیا۔ ان علاقوں کے کسانوں نے آب پاشی کے

لئے ٹیوب ویل قائم کئے اور کاشت کاری میں اچھوائی وی

بیجوں، کیمیائی کھادوں اور کیڑے مارادویہ کا استعمال کیا۔ چند

کسانوں نے ٹریکٹروں اور تھریشرز (فصل کاٹنے کی مشین)

جیسی مشینیں خریدیں جس کے نتیجے میں ہل چلانے اور فصل

کاٹنے میں بہت تیزی آگئی اور ان کو گیہوں کی کافی زیادہ

پیداوار حاصل ہوئی۔

مجوزہ سرگرمی

مجوزہ سرگرمی

- مندرجہ ذیل اخبارات/رسالوں کی رپورٹ پڑھنے کے بعد اپنے الفاظ میں وزیر زراعت کو ایک خط لکھئے کہ کیمیائی کھاد کا استعمال کس طرح نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

...کیمیائی کھاد ایسے معدنیات مہیا کرتی ہے جو پانی میں گھل جاتے ہیں اور پودوں کو فوراً مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ زیادہ مدت تک زمین میں برقرار نہیں رہ سکتے۔ یہ مٹی سے نیچے کی طرف جاسکتے ہیں اور زیر زمین پانی، دریاؤں اور جھیلوں کو بھی آلودہ کر سکتے ہیں۔ کیمیائی کھادیں جراثیم یا دوسرے چھوٹے چھوٹے عضویوں کو بھی مار سکتی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کے استعمال کے تھوڑی مدت بعد مٹی جیسا کہ وہ کبھی ہوا کرتی تھی، اس سے کہیں کم زرخیز رہ جائے گی۔ (ماخذ: ڈاؤن ٹو اتھ، نئی دہلی) ملک کے اندر ریاست پنجاب میں کیمیائی کھادوں کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ کیمیائی کھادوں کے مسلسل استعمال کی وجہ سے مٹی کی قوت میں کمی آئی ہے۔ اب پنجاب کے کسان پہلی جیسی پیداواری سطح حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ کیمیائی کھادوں اور دوسرے درآمدات (inputs) کے استعمال پر مجبور ہیں ... (ماخذ: دی ٹری بیون، چنڈی گڑھ)



4. پالم پور کے کسانوں کے درمیان زمین کی تقسیم کس طرح ہوتی ہے؟

آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ کاشت کاری کے لئے زمین کس درجہ اہم ہے۔ بد قسمتی سے کاشت کاری کے پیشے میں لگے تمام



7

پالم پور گاؤں کی کہانی

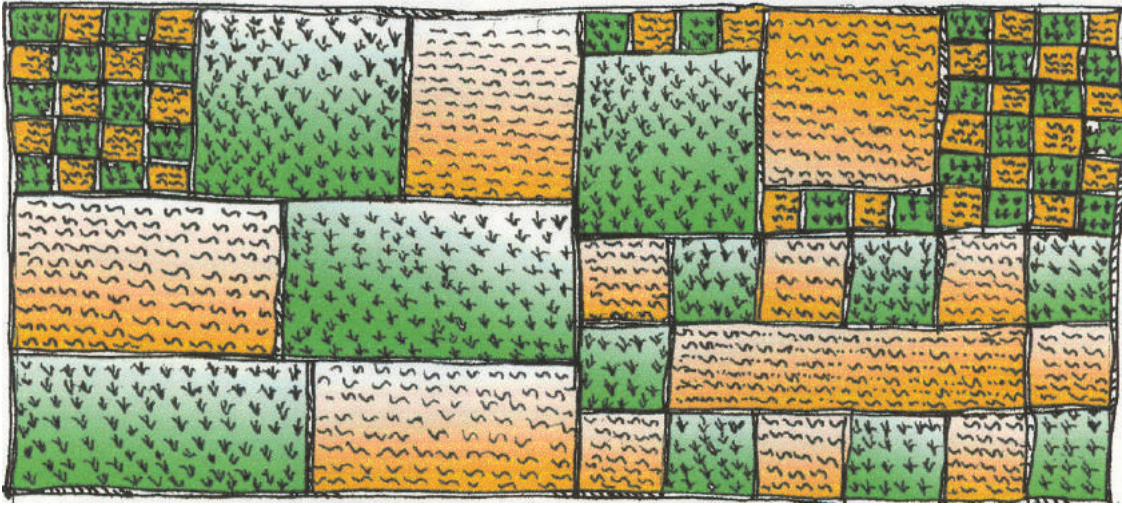
- کسی کھیت کو دیکھنے کے دوران اپنے علاقے کے کسانوں سے بات کیجئے۔ معلوم کیجئے کہ:

1. کاشت کاری کے کون سے طریقے کسان استعمال کرتے ہیں، جدید یا روایتی یا پھر ملے جلے؟ ایک نوٹ لکھئے۔
2. ذرائع آب پاشی کیا ہیں؟
3. کاشت شدہ زمین کے کتنے حصے پر آب پاشی کی جاتی ہے؟ (بہت کم/تقریباً آدھی/اکثریتی زمین پر/تمام زمین پر)
4. کسان اپنی ضرورت میں آنے والی درآمد (inputs) کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟

3. کیا زمین کی قوت پیداوار برقرار رہے گی؟

چونکہ زمین ایک قیمتی قدرتی وسیلہ ہے اس لیے اس کو استعمال کرتے وقت بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ سائنسی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ جدید طریقہ کاشت کاری استعمال کرتے ہوئے اس بنیادی قدرتی وسیلے کو ضرورت سے زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔

متعدد علاقوں میں کیمیائی کھاد کے بہت زیادہ استعمال کی وجہ سے سبز انقلاب کے ساتھ زمین کی زرخیزیت کا نقصان بھی وابستہ ہے۔ اس کے علاوہ بیوب ویل آب پاشی کے لیے زمینی پانی کے مسلسل استعمال نے زمین کے نیچے سطح آب کو گھٹا دیا ہے۔ زمینی زرخیزیت اور زیر زمین پانی جیسے ماحولی ذرائع کئی سالوں میں جا کر بنتے ہیں۔ اگر ایک باریہ ضائع ہو جائیں تو پھر ان کو بحال کرنا ایک مشکل امر ہے۔ زراعت کے مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے ہم کو ماحول کا دھیان رکھنا پڑے گا۔



شکل 1.5: پالم پور گاؤں: زیر کاشت زمین کی تقسیم

کے استعمال کے باوجود گوبند کے بیٹے اپنی اپنی زمین سے گزر اوقات کرنے میں ناکام ہیں۔ سال کے ایک حصے میں ان کو مزید کام تلاش کرنا پڑتا ہے۔

لوگوں کے پاس کافی زمین نہیں ہے۔ پالم پور میں 450 کنبوں میں سے تقریباً ایک تہائی بے زمین ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ 150 کنبے، جن میں زیادہ تر دولت ہیں، کاشت کاری کی زمین سے محروم ہیں۔

آپ تصویر میں گاؤں کے اندر بکھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے پلاٹوں کی ایک بڑی تعداد دیکھ سکتے ہیں۔ ان پر چھوٹے کسان کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس کے برعکس گاؤں کے آدھے سے زیادہ رقبہ پر ایسے پلاٹ ہیں جن کا سائز کافی بڑا ہے۔ پالم پور میں کسانوں کے 60 ایسے کنبے درمیانی اور بڑے ہیں جو دو ہیکٹر سے بھی زیادہ زمین پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ چند بڑے کسان ایسے بھی ہیں جن کے پاس زمین کے ایسے پلاٹ ہیں جن کا رقبہ 10 ہیکٹر یا اس سے بھی زیادہ ہے۔

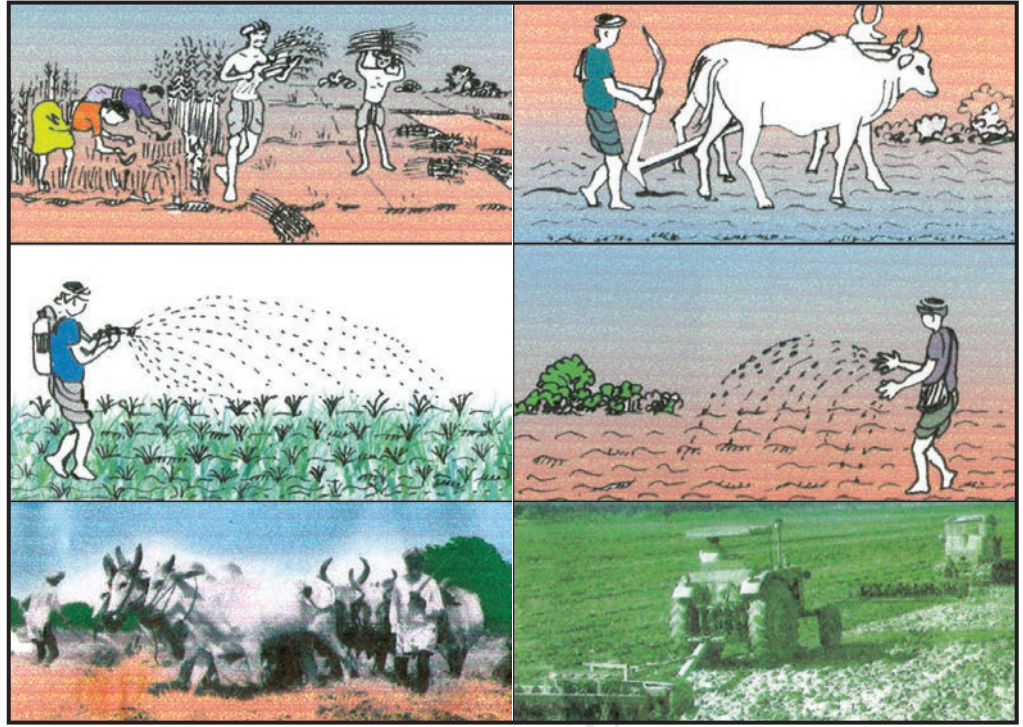
بقیہ کنبے، جن کے پاس زمین ہے، ان میں 240 کنبے ایسے ہیں جن کے پاس 2 ہیکٹر سے بھی کم سائز کے پلاٹ ہیں۔ اتنے چھوٹے پلاٹوں پر کاشت کاری سے کسان کی فیملی کو مناسب آمدنی نہیں ہو پاتی۔

1960ء میں، گوبند ایک کسان تھا جس کے پاس 2.25 ہیکٹر زمین تھی جس کا زیادہ تر حصہ آب پاشی کی سہولیت سے محروم تھا۔ اپنے تین بیٹوں کی مدد سے گوبند نے زمین پر کاشت کاری شروع کی۔ اگرچہ ان کی زندگی آرام سے نہیں گزرتی تھی، خاندان نے کسی نہ کسی طرح اپنی ایک بھینس سے فاضل آمدنی حاصل کر کے اپنی گزراوقات کی۔ گوبند کی موت کے چند سالوں بعد، یہ زمین اس کے تین بیٹوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب ہر بیٹے کے پاس ایک ایسا پلاٹ آیا جس کا رقبہ صرف 0.75 ہیکٹر تھا۔ اصلاح شدہ آب پاشی اور جدید طریقہ کاشت کاری

آئیے بحث کریں

- کیا آپ تصویر 1.5 میں ایسی زمین کو شیڈ میں دکھا سکتے ہیں جس پر چھوٹے کسان کاشت کاری کرتے ہیں؟
- کسانوں کے اتنے بہت سے کنبے زمین کے چھوٹے





شکل 1.6: کھیتوں پر جاری کام:
گیہوں کی فصل - بیلوں کی مدد سے ہل چلانے کا عمل، بوائی، کٹائی، کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ، فصل کی کٹائی، (قدیم اور جدید طریقہ کاشت اور فصلوں کی کٹائی)

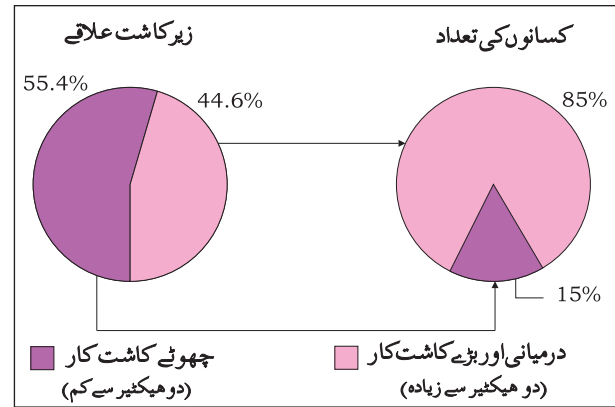
آئیے بحث کریں

● کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ پالم پور میں کاشت شدہ زمین کی تقسیم غیر مساوی ہے؟ کیا آپ پورے ہندوستان میں ایسی ہی صورت حال دیکھتے ہیں؟ واضح کیجئے۔

چھوٹے پلاٹوں پر کاشت کاری کیوں کرتے ہیں؟

● ہندوستان میں کسانوں کی تقسیم اور ان کی کاشت کردہ زمین کی مقدار مندرجہ ذیل گراف 1.1 میں دی جا رہی ہے۔ کلاس میں بحث کیجئے۔

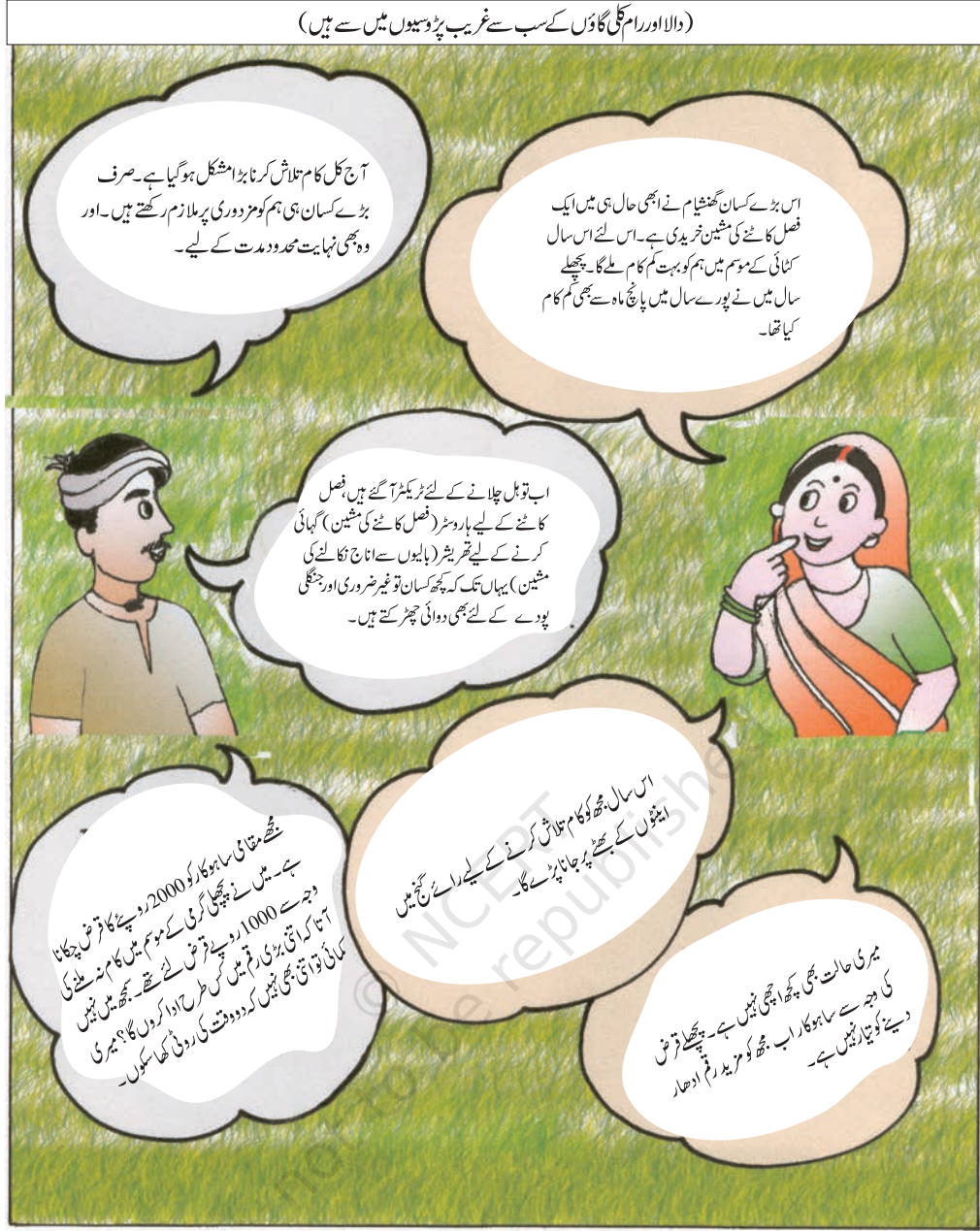
گراف 1.1: زیر کاشت علاقے اور کسانوں کی تقسیم



ماخذ: راعی شماریات ایک نظر میں 2017 اور اسٹیٹ آف انڈین ایگریکلچر 2017، محکمہ زراعت، تعاون اور کسانوں کی بہبود (زراعتی شماریات کے مطابق 2010-11)

5. مزدور کون مہیا کرے گا؟

زمین کے بعد مزدور، پیداواری عمل کے لئے اگلا ضروری جزو ہے۔ کاشت کاری کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کسان اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر خود اپنے کھیتوں پر کاشت کاری کرتے ہیں۔ اس طرح، وہ خود کاشت کاری کے لیے مطلوبہ محنت مہیا کرتے ہیں۔ اوسط درجہ کے اور بڑے کسان اپنے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے کھیتوں پر کام کرنے والے مزدور ملازم رکھتے ہیں۔



شکل 1.7: دالا اور رام کلی کے درمیان ایک مکالمہ

چھوٹے چھوٹے قطعے ہیں۔ کسانوں سے الگ ہٹ کر، کھیتوں پر کام کرنے والے مزدوروں کا زمین پر اگائی ہوئی فصل پر کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس کی بجائے وہ کسان ان کو اجرت ادا کرتے ہیں جن کے لیے وہ کام کرتے ہیں۔ یہ اجرت نقد یا جنس کی شکل میں ہو سکتی ہے۔ کبھی کبھی مزدوروں کو کھیتوں پر کام کرنے

آئیے بحث کریں

● تصویر 1.6 میں دیئے گئے کاموں کی شناخت کیجئے اور ان کو مناسب ترتیب میں لائیے۔

کھیتوں پر کام کرنے والے یا تو بے زمین کنبوں سے آتے ہیں یا پھر ان کنبوں میں سے جن کے پاس کھیتی کے لیے

کو بیان کر سکتے ہیں (اپنے تخیل کی بنیاد پر) جو گوسائیں پورا اور مجولی کے مہاجر اپنی منزل پر کرتے ہوں گے؟

6. کاشت کاری کے لئے ضروری سرمایہ

آپ یہ دیکھ ہی چکے ہیں کہ جدید طرز کی کاشت کاری میں بڑا سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ اس طرح اب کسان کو پہلے سے زیادہ پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1. زیادہ تر کسانوں کو سرمایہ کے لیے روپیہ ادھار لینا پڑتا ہے۔ وہ بڑے بڑے کسانوں یا گاؤں کے ساہوکاروں سے روپیہ قرض لیتے ہیں یا پھر ان تاجروں سے جو کاشت کاری کے لیے مختلف درآیدئے (Inputs) مہیا کرتے ہیں۔ ایسے قرضوں پر شرح سود بہت زیادہ ہوتی ہے اور ایسے قرض کی ادائیگی کی وجہ سے ان پر کافی ذہنی دباؤ پڑتا ہے۔

سویتا ایک چھوٹی کسان ہے۔ وہ اپنے ایک ہیکٹر کے کھیت پر گیہوں بونے کا منصوبہ بناتی ہے۔ بیجوں، کھاد اور کیڑے مار دوا کے علاوہ اس کو پانی خریدنے اور فارم کے آلات کی مرمت کرانے کے لیے نقد روپے کی ضرورت ہے۔ وہ اندازہ لگاتی ہے کہ ان تمام اخراجات کے لیے اس کو کم سے کم 3,000 روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اس کے پاس روپیہ تو ہے نہیں، اس لئے وہ ایک بڑے کسان تیج پال سنگھ سے روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کرتی ہے۔ تیج پال سنگھ سویتا کو چار ماہ کے لئے 24 فیصد سود کی شرح پر روپیہ دینے کو راضی ہو جاتا ہے جو سود کی ایک بہت اونچی شرح ہے۔ سویتا کٹائی کے موسم میں اس کے کھیت پر کھیت مزدور کی حیثیت سے -/100 روپیے یومیہ پر کام کرنے کو بھی راضی ہو جاتی ہے۔ آپ یہ سمجھ ہی سکتے ہیں

کے بعد کھانا بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ اجرتیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک، ایک فصل سے دوسری فصل تک اور کسی ایک نوعیت کی کاشت کارانہ سرگرمی سے دوسری تک مختلف ہوتی ہیں (مثلاً بوائی اور کٹائی) ساتھ ہی ساتھ ملازمت کی مدت میں بھی کافی تغیر پایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک کھیت پر کام کرنے والے کو یومیہ شرط پر ملازم رکھا جاسکتا ہے یا مخصوص زراعتی کام کے لیے مثلاً کٹائی کے لیے یا پھر پورے سال کے لیے۔

دالا ایک ایسا بے زمین کھیت مزدور ہے جو پالم پور میں یومیہ اجرت پر کام کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کو مسلسل کام کی تلاش کرنی چاہئے۔ کسی کھیت مزدور کے لیے سرکاری طور پر متعینہ اجرت 115 روپیہ یومیہ (اپریل 2011) طے کر دی گئی ہے، لیکن دالا کو صرف 80 روپیہ ہی ملتے ہیں۔ پالم پور میں کام کے لیے بہت مقابلہ آرائی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مزدور کم اجرتوں پر کام کرنے کو راضی ہو جاتے ہیں۔ اس صورت حال کے بارے میں دالا، رام کلی سے شکایت کرتا ہے جو ایک دوسرے کھیت کی مزدور ہے۔ دالا اور رام کلی دونوں گاؤں کے غریب ترین لوگوں میں ہیں۔

آئیے بحث کریں

- دالا اور رام کلی کی طرح کھیت مزدور غریب کیوں ہیں؟
- گوسائیں پور اور مجولی شمالی بہار کے دو گاؤں ہیں ان گاؤں میں کل 850 کنبوں میں سے 250 سے زیادہ افراد ایسے ہیں جو دیہی پنجاب، ہریانہ یا دہلی، ممبئی، سورت، حیدرآباد یا ناگپور میں ملازمت کرتے ہیں۔ پورے ہندوستان میں اس نوعیت کی نقل مکانی ایک عام بات ہے۔ لوگ نقل مکانی کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ اس کام



مزدور سے بالکل مختلف، پیداوار کا ایک کمیاب عامل ہے۔ زمین کا کاشت شدہ رقبہ ہے۔ مزید برآں، کاشت کاری میں لگے لوگوں کے درمیان موجودہ زمین کی تقسیم بھی (مساوی/غیر مساویانہ) طور پر ہوئی ہے۔ چھوٹے کسانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو زمین کے چھوٹے چھوٹے قطعوں پر کاشت کاری کرتی ہے۔ یہ لوگ اپنا گزارہ ایسے حالات میں کرتے ہیں جو بے زمین کھیت مزدوروں سے کچھ زیادہ بہتر نہیں۔ موجودہ زمین کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے کسان اور کاشتکاری کا استعمال کرتے ہیں۔ ان دونوں نے فصلوں کی پیداوار میں کافی اضافہ کیا ہے۔

جدید طریقہ کاشت کاری کے لیے کافی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کسانوں کو عام طور پر سرمایہ مہیا کرنے کے لیے روپیہ ادھار لینا پڑتا ہے۔ اور یہ کسان قرض ادا کرنے کی وجہ سے ذہنی دباؤ میں رہتے ہیں۔ اس لئے سرمایہ بھی پیداوار کا ایک کمیاب عامل ہے، خاص طور سے چھوٹے کسانوں کے لیے۔

اگرچہ زمین اور سرمایہ دونوں کمیاب ہیں، پیداوار کے ان دونوں عوامل کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔ ایک قدرتی وسیلہ ہے جبکہ انسان کا بنایا ہوا ہے۔ سرمایہ کو بڑھانا ممکن ہے جبکہ زمین مقررہ ہے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زمین اور کاشتکاری کے اندر استعمال میں آنے والے دوسرے قدرتی وسائل کی حفاظت کریں۔

7. کھیت کی فاضل اشیاء کی فروخت

آئیے فرض کرتے ہیں کہ کسانوں نے پیداوار کے تین اجزاء

کہ یہ اجرت بہت کم ہے۔ سویتا جانتی ہے کہ اس کو خود اپنے کھیت پر کٹائی کا کام مکمل کرنے کے لیے کڑی محنت کرنی پڑے گی اور اس کے بعد تیج پال کے لیے کھیت مزدور کی حیثیت سے کام کرنا ہوگا۔ کٹائی کا زمانہ بڑا مشغول وقت ہوتا ہے۔ تین بچوں کی ماں کی حیثیت سے اس کی اپنے کنبے کے لئے بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ سویتا ان سخت شرائط پر راضی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ یہ اچھی طرح جانتی ہے کہ ایک چھوٹے کسان کے لیے قرض حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے۔

2. چھوٹے کسانوں کے برعکس درمیانی درجہ کے اور بڑے کسانوں کو کاشت کاری سے خود اپنی ہی بچت ہوتی ہے۔ اس لیے وہ ضروری سرمایہ مہیا کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ان کسانوں کے پاس اپنی بچت کیسے ہوتی ہے؟ آپ کو اگلے حصے میں اس کا جواب مل جائے گا۔

اب تک کی کہانی...

آپ زمین، محنت، اور سرمایے کے بارے میں پڑھ چکے ہیں جو پیداوار کے عوامل ہیں اور یہ کہ وہ کاشت کاری میں کس طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ آئیے درج ذیل خالی جگہوں کو پر کیجئے:

پیداوار کے تین عوامل میں سے، ہم نے دیکھا کہ محنت پیداوار کا سب سے بڑا عامل ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو گاؤں میں مزدوروں کی حیثیت سے بخوشی کام کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں جبکہ کام کے مواقع محدود ہیں۔ ان کا تعلق یا تو بے زمین خاندانوں سے یا پھر سے ہے۔ ان کی اجرت کی ادائیگی بہت کم ہوگی ہے اور وہ بڑی تکلیف دہ زندگی گزارتے ہیں۔



بڑھائے گا۔

تیج پال سنگھ کی طرح دوسرے بڑے اور درمیانی کسان اپنی زائد زرعی پیداوار کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ خود اپنی ہی بچت سے کاشت کاری کے لیے سرمایہ جٹانے کے اہل ہوتے ہیں۔ کچھ کسان ایسے بھی ہیں جو مولیشی یا ٹرک خریدنے یا دوکان شروع کرنے کے لئے بھی اپنی بچت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم دیکھیں گے اس سے غیر زرعی سرگرمیوں کے لیے سرمایہ حاصل ہوتا ہے۔

پالم پور میں غیر زرعی سرگرمیاں

ہم پالم پور میں اہم پیداواری سرگرمی کی حیثیت سے کاشت کاری کے بارے میں علم حاصل کر چکے ہیں۔ اب ہم چند غیر زرعی پیداواری سرگرمیوں پر نظر ڈالیں گے۔ پالم پور میں رہنے والے صرف 25 فی صدی لوگ زراعت کے علاوہ دوسری سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔

1. ڈیری — ایک دوسری عام سرگرمی

پالم پور میں ڈیری فارمنگ ایک عام سرگرمی ہے۔ لوگ اپنی بھینسوں کو مختلف قسم کی گھاس، جوار اور باجرا کھلاتے ہیں جو برسات کے موسم میں اگتے ہیں۔ ایک بڑے نزدیکی گاؤں رائے گنج میں دودھ فروخت کیا جاتا ہے۔ شاہ پور قصبہ کے دو تاجروں نے رائے گنج میں دودھ وصولی مراکز اور سرد خانے (chilling centres) قائم کئے ہیں جہاں سے دودھ دور دراز کے قصبات اور شہروں میں منتقل کیا جاتا ہے۔

استعمال کرتے ہوئے اپنی زمین پر گیہوں کی پیداوار کی ہے۔ گیہوں کی کٹائی کی جاتی ہے اور پیداوار کا کام پورا ہو جاتا ہے۔ یہ کسان گیہوں کا کیا کرتے ہیں؟ وہ کنبے کے خرچہ کے لیے گیہوں کا ایک حصہ خرچ کرتے ہیں اور فاضل گیہوں فروخت کر دیتے ہیں۔ سویتا اور گو بند کے بیٹوں جیسے کسانوں کے پاس فاضل گیہوں بہت کم ہوتا ہے کیونکہ ان کی کل پیداوار بہت کم ہوتی ہے اور اس میں سے ایک بڑا حصہ اپنی فیملی کی ضروریات کے لئے بچا لیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ تو صرف درمیانی اور بڑے کسان ہی ہوتے ہیں جو بازار میں گیہوں فروخت کرتے ہیں۔ تصویر میں آپ بیل گاڑیوں کی لمبی قطاریں دیکھ سکتے ہیں جن کا رخ بازار کی جانب ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک پر گیہوں کے بورے لدے ہوتے ہیں۔ بازار میں تاجر یہ گیہوں خریدتے ہیں اور یہ آگے اس گیہوں کو قصبات اور شہروں کے دوکانداروں کو فروخت کرتے ہیں۔

بڑے کسان تیج پال سنگھ کے پاس اس کی اپنی تمام زمینوں کی 350 کوئٹل فاضل گیہوں کی پیداوار ہے وہ اپنے پاس فاضل گیہوں کو رائے گنج کی مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے اور اچھی خاصی کمائی کرتا ہے۔

تیج پال سنگھ اپنے کمائے ہوئے پیسے کا کیا کرتا ہے؟ پچھلے سال تیج پال سنگھ نے اپنی زیادہ تر رقم بینک کھاتہ میں ڈال دی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنی بچت کو سویتا جیسے کسانوں کو ادھار دینے کے لئے استعمال کیا۔ جن کو قرض کی ضرورت تھی۔ اس نے اپنی بچت کو اگلے موسم میں کاشت کاری کے لیے کاروباری اصل میں لگانے کے لیے بھی استعمال کیا۔ اس سال تیج پال سنگھ نے اپنی کمائی سے دوسرا ٹریکٹر خریدنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ دوسرا ٹریکٹر اس کی قائم اصل سرمایہ (fixed capital) کو

آئیے بحث کریں

- تین کسانوں پر غور کیجئے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے کھیت پر گیہوں اگایا ہے، اگرچہ پیداوار مختلف ہے (کالم 2 دیکھیے) ہر کسان کنبے کے گیہوں کا خرچ ایک برابر ہے (کالم 3) اس سال کا تمام زائد گیہوں اگلے سال کی پیداوار کے لیے سرمایہ کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ فرض کیجئے پیداوار اس سرمایہ سے دگنی ہے جو پیداوار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جدول کو مکمل کیجئے۔

کسان 1

پیداوار	صرف	زائد = پیداوار - خرچ	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	40	60	60
دوسرا سال	40		
تیسرا سال	40		

کسان 2

پیداوار	صرف	زائد	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	40		
دوسرا سال	40		
تیسرا سال	40		

کسان 3

پیداوار	صرف	زائد	اگلے سال کے لیے سرمایہ
پہلا سال	40		
دوسرا سال	40		
تیسرا سال	40		

آئیے بحث کریں

- مختلف سالوں میں تینوں کسانوں کے پیداوار کا موازنہ کیجئے۔
- سال 3 میں کسان نمبر 3 کے ساتھ کیا ہوگا ہے؟ کیا وہ پیداوار جاری رکھ سکتا ہے؟ پیداوار جاری رکھنے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

2. پالم پور میں چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کی ایک مثال

پالم پور میں اس وقت پچاس لوگوں سے بھی کم اشیا سازی کے کام میں مشغول ہیں۔ قصبات اور شہروں میں قائم بڑے بڑے کارخانوں میں اشیا سازی سے الگ ہٹ کر، پالم پور میں اشیا سازی کے کام میں طریقہ پیداوار نہایت سادہ ہوتا ہے اور یہاں یہ کام چھوٹے پیمانے پر چلتا ہے۔ اس نوعیت کے زیادہ تر کام گھریلو مزدوروں کی مدد سے گھریلو کھیتوں میں کئے جاتے ہیں۔ یہاں مزدور ملازمت پر بہت کم ہی رکھے جاتے ہیں۔

مشری لال نے ہاتھ سے چلنے والی ایک گنا پیرنے کی مشین خریدی ہے جو بجلی سے چلتی ہے اور جس کو کھیت پر ہی لگایا گیا ہے۔ پہلے گنا پیرنے کا کام بیلوں کی مدد سے کیا جاتا تھا لیکن آج کل لوگ اس کام کو مشینوں سے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مشری لال دوسرے کسانوں سے بھی گنا خرید لیتا ہے اور اس سے گڑ بناتا ہے۔ یہ گڑ شاہ پور میں تاجروں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں مشری لال کو تھوڑا بہت نفع ہو جاتا ہے۔



آئیے بحث کریں

- مشری لال کو گڑ سازی یونٹ قائم کرنے میں کس سرمایہ کی ضرورت تھی؟
- اس صورت میں محنت (مزدور) کون مہیا کرتا ہے؟
- کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مشری لال اپنا نفع بڑھا کیوں نہیں سکتا؟

- کیا آپ ایسی وجوہات کا اندازہ لگا سکتے ہیں جن کی بنا پر اس کو نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے؟
- مشری لال اپنا گڑ شاہ پور میں تاجروں کو کیوں فروخت کرتا ہے خود اپنے گاؤں میں کیوں نہیں؟

3. پالم پور کے دوکاندار

پالم پور میں تجارت (اشیا کا تبادلہ) کے اندر بہت کم لوگ مشغول ہیں۔ پالم پور کے تاجر دوکاندار ہیں جو شہروں میں واقع تھوک بازاروں سے مختلف اشیا خریدتے ہیں۔ اور ان کو گاؤں میں فروخت کر دیتے ہیں۔ آپ گاؤں میں چھوٹے چھوٹے جنرل اسٹور دیکھیں گے جہاں چاول، گیہوں، چینی، چائے، تیل، بسکٹ، صابن، ٹوتھ پیسٹ، پیسٹریاں، موم بتی، کاپیاں، پین، پنسل اور یہاں تک کہ کپڑے جیسی مختلف اشیا فروخت کی جاتی ہیں۔ چند فیملیوں نے جن کے گھر بس اسٹینڈ کے نزدیک ہیں، چھوٹی چھوٹی دوکانیں کھولنے کے لیے ایک چھوٹا سا حصہ استعمال کر لیا ہے۔ یہاں وہ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرتے ہیں۔

کریم نے اپنے گاؤں میں کمپیوٹر کلاس کا ایک مرکز قائم کیا ہے۔ آج کل شاہ پور قصبہ میں طلباء کی ایک بڑی تعداد کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ کریم کو پتہ چلا کہ گاؤں کے متعدد طلباء بھی قصبہ میں کمپیوٹر کلاسوں میں جاتے ہیں۔ گاؤں میں دو عورتیں ایسی بھی تھیں جن کے پاس ڈگری ان کمپیوٹر اپلیکیشن کی قابلیت تھی۔ اس نے ان کو اپنے پاس ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کمپیوٹر خریدے اور بازار کے سامنے اپنے مکان کے حصے میں کلاسیں شروع کر دیں۔ دسویں پاس طلباء



کی ایک اچھی خاصی تعداد نے ان کلاسوں میں داخلہ لے لیا ہے۔

آئیے بحث کریں

- کریم کا سرمایہ اور محنت کس طرح سے مشری لال سے مختلف ہے؟
 - اس سے پہلے کسی نے کمپیوٹر مرکز قائم کیوں نہیں کیا؟
- مکملہ دلائل سے بحث کیجیے

4. نقل و حمل: ایک تیزی سے ترقی کرتا شعبہ

ہم نے سڑک پر چلتی ہوئی گاڑیاں دیکھی ہیں جو پالم پور کو رائے گنج سے جوڑتی ہیں۔ رکتے والے، تانگے والے، جیپ، ٹریکٹر، ٹرک ڈرائیور اور روایتی بیل گاڑیاں اور بوگیاں چلاتے ہوئے لوگ نقل و حمل کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ وہ لوگوں اور مال کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں اور اس کے بدلے ان کو ادائیگی کی جاتی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے نقل و حمل کے کام میں لگے ہوئے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

کشور ایک فارم پر کام کرنے والا مزدور ہے۔ ایسے ہی دوسرے مزدوروں کی طرح اپنی اجرت سے کشور کو اپنے کنبے کی ضروریات کو پورا کرنا بڑا مشکل معلوم ہوا۔ چند

سال پہلے کشور نے بینک سے قرض لیا، یہ قرض اس کو سرکاری پروگرام کے تحت ملا تھا جس میں بے زمین غریب کنبوں کو سود کی سستی شرح پر قرض مہیا کیا جاتا تھا۔ کشور نے اس رقم سے بھینس خرید لی۔ اب وہ بھینس کا دودھ فروخت کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی بھینس سے ایک ٹھیلہ بھی جوڑتا ہے اور اس کو مختلف اشیاء کے نقل و حمل میں استعمال کرتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار وہ گنگاندی بھی جاتا ہے جہاں سے وہ کمہار کے لیے چکنی مٹی لاتا ہے یا کبھی کبھی وہ گڑ یا دوسری اشیاء لاد کر شاہ پور بھی جاتا ہے۔ ہر ماہ اس کو نقل و حمل سے پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ کمائی ہو جاتی ہے۔

آئیے بحث کریں

- کشور کا اصل سرمایہ کیا ہے؟
- آپ کے خیال میں اس کا کاروباری سرمایہ کیا ہوگا؟
- کشور کتنے قسم کی پیداواری سرگرمیوں میں لگا ہوا ہے؟
- کیا آپ یہ کہنا چاہیں گے کہ پالم پور میں کشور کو بہتر سڑکوں کا فائدہ ہوا ہے؟

گاؤں میں کاشت کاری ایک اہم پیداواری سرگرمی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے طریقہ کاشت کاری میں متعدد اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ان کے نتیجے میں کسان ایک ہی قطعہ زمین سے زیادہ فصل پیدا کرنے کے اہل ہو گئے ہیں۔ یہ ایک اہم حصول یابی ہے کیونکہ زمین متعین، محدود اور کمیاب ہے۔ لیکن پیداوار کو بڑھانے کے نتیجے میں زمین اور دوسرے قدرتی وسائل پر کافی دباؤ پڑا ہے۔

کاشت کاری کے نئے طریقوں میں کم زمین درکار ہوتی ہے لیکن سرمایہ کی ضرورت زیادہ پیش آتی ہے۔ درمیانی اور بڑے کسان اگلے موسم میں سرمایہ مہیا کرنے کے لیے پیداوار سے حاصل اپنی بچت استعمال کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس چھوٹے کسانوں کے لئے جو ہندوستان میں موجود کل کسانوں کے تقریباً 80 فیصدی ہیں، سرمایہ حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے۔ قطعوں کے چھوٹے رقبوں کی وجہ سے، ان کی پیداوار کافی نہیں ہوتی۔ زائد پیسے کی کمی کا یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی ہی بچت سے سرمایہ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور انہیں مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے۔ قرض کے علاوہ، بہت سے چھوٹے کسانوں کو اپنا اور اپنے کنبے کا پیٹ بھرنے کے لیے کھیت میں مزدوروں کی حیثیت سے اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ محنت پیداوار کا سب سے بڑا جزو ہے، اس لیے بہتر ہوگا کہ کاشت کاری کے نئے طریقوں میں زیادہ سے زیادہ مزدوروں کا استعمال ہو لیکن بد قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ کھیتوں پر مزدوروں (محنت) کا استعمال محدود ہے، اس لئے وہ مزدور جو مواقع کی تلاش میں ہیں، قریبی گاؤں، قصبات اور شہروں کی جانب نقل مکانی کر رہے ہیں کچھ مزدور ایسے بھی ہیں جو گاؤں میں غیر کاشت کارانہ کاموں میں داخل ہو گئے ہیں۔

موجودہ دور میں، گاؤں کے اندر غیر کاشت کارانہ سیکٹر کافی بڑا نہیں ہے۔ ہندوستان میں دیہی علاقوں میں 100 کام کرنے والوں میں سے صرف 24 غیر زرعی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ اگرچہ گاؤں میں متعدد قسم کی غیر زرعی سرگرمیاں موجود ہیں (ہم چند مثالیں دیکھ چکے ہیں) ایسی ہر سرگرمی میں ملازم لوگوں کی تعداد بہت چھوٹی ہے۔

مستقبل میں ہم گاؤں میں زیادہ سے زیادہ، غیر زرعی پیداواری سرگرمیاں دیکھنا چاہیں گے۔ کاشت کاری سے الگ ہٹ کر، غیر کاشت کارانہ سرگرمیوں کو کم زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ چھوٹے سرمایہ کی مدد سے غیر زرعی سرگرمیاں قائم کر سکتے ہیں۔ ہم کو یہ سرمایہ کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ ہم یا تو خود اپنی بچت استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اکثر ہم کو قرض لینا پڑتا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ قرض، سود کی کم شرح پر حاصل ہو سکے تاکہ ایسے لوگ بھی جن کی اپنی بچت نہیں، کچھ غیر زرعی سرگرمی شروع کر سکیں۔ دوسری بات جو غیر زرعی سرگرمیوں کی توسیع کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بازار بھی میسر ہو جہاں پیدا کی ہوئی اشیاء اور خدمات فروخت ہو سکیں۔ پالم پور میں ہم نے دیکھا کہ دودھ، گڑ اور گیہوں وغیرہ کے لیے قرب و جوار کے گاؤں، قصبات اور شہر بازار مہیا کرتے ہیں۔ چونکہ اچھی سڑکوں، نقل و حمل اور ٹیلی فون کی خدمات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ گاؤں، قصبات اور شہروں سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ آنے والے سالوں میں غیر زرعی سرگرمیاں بڑھیں۔



1. مردم شماری کے دوران، ہندوستان کے ہر گاؤں کا دس سال میں ایک بار سروے (جائزہ) لیا جاتا ہے اور درج ذیل جدول میں چند تفصیلات پیش کی جاتی ہیں۔ پالم پور پر معلومات پر مبنی مندرجہ ذیل جدول کو بھریئے۔

(a) وقوع

(b) گاؤں کا کل رقبہ

(c) زمینی استعمال (ہیکٹر میں)

کاشت شدہ زمین	زمین جو کاشت کاری کے لیے دستیاب نہیں (رہائش گاہوں، سڑکوں، تالابوں اور چراگاہوں سمیت رقبہ)	
	آب پاشی شدہ	غیر آب پاشی شدہ
		26 ہیکٹر

(d) سہولیات

تعلیمی	
طبی (میڈیکل)	
بازار	
بجلی کی فراہمی	
مواصلات	
نزدیکی قصبہ	

2. جدید طریقہ کاشت کاری میں زیادہ اوزاروں کی ضرورت ہوتی ہے جو کارخانوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔ کیا آپ

اس سے متفق ہیں؟

3. پالم پور میں بجلی کی توسیع نے کس طرح کسانوں کی مدد کی ہے؟

4. کیا آب پاشی کے تحت رقبہ کو بڑھانا ضروری ہے؟

5. پالم پور کے 450 کنہوں میں زمین کی تقسیم پر ایک جدول بنائیے۔

معاشیات

18



6. کیوں پالم پور میں کھیت مزدوروں کی اجرتیں کم سے کم اجرتوں سے بھی کم ہیں؟
7. اپنے علاقے میں دو مزدوروں سے بات کیجئے۔ یا تو کھیت مزدوروں یا پھر تعمیراتی مقامات پر کام کرنے والے مزدوروں میں سے انتخاب کیجئے۔ ان کو کیا اجرتیں ملتی ہیں؟ کیا ان کو ادائیگی نقد یا جنس کی صورت میں ہوتی ہے؟ کیا ان کو کام مسلسل ملتا رہتا ہے؟ کیا وہ مقروض ہیں؟
8. ایک ہی قطعہ زمین پر پیداوار بڑھانے کے کیا مختلف طریقے ہیں؟ وضاحت کے لئے مثالیں بھی دیجئے۔
9. ایک ہیکٹر زمین رکھنے والے کسان کے کام کو بیان کیجئے۔
10. اوسط درجہ کے اور بڑے کسان کاشت کاری کے لئے سرمایہ کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ یہ چھوٹے کسانوں سے کس طرح مختلف ہیں؟
11. سویتانے گری راج سنگھ سے کن شرائط پر قرض حاصل کیا؟ اگر سویتا سود کی کم شرح پر بینک سے قرض لیتی تو کیا اس کی حالت مختلف ہوتی؟
12. اپنے علاقے کی چند پرانے رہنے والوں سے بات کیجئے اور ایک چھوٹی سی رپورٹ ان تبدیلیوں پر تیار کیجئے جو سا بقہ 30 سالوں کے دوران طریقہ کاشت کاری میں رونما ہوئی ہیں۔ (اختیاری)
13. وہ کون سی غیر زرعی پیداواری سرگرمیاں ہیں جو آپ کے علاقے میں رونما ہو رہی ہیں؟ ایک چھوٹی سی فہرست بنائیے۔
14. گاؤں میں غیر زرعی سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے؟

حوالہ جات

- اسٹین گلبرٹ، 1985 - رورل ڈیولپمنٹ ان ایشیا (Rural Development in Asia): میٹنگ وڈ پی سنٹس (Meeting with Peasants) - بیج پبلی کیشن، نئی دہلی
- اسٹین گلبرٹ، 1988 - فوڈ اینڈ پاورٹی: انڈیا ہاف ون بیٹل (Food and Poverty: India's Half Won Battle)، بیج پبلی کیشن، نئی دہلی
- راج، کے۔ این-1991 ویلج انڈیا اینڈ اس پالیٹیکل اکنومی (Village India and Its Political Economy)، سی۔ ٹی۔ گرین (ایڈٹ ہوا) معیشت، سماج اور ترقی، بیج پبلی کیشن، نئی دہلی
- تھارنر، ڈینیئل اور ایلس تھارنر 1962 - لینڈ اینڈ لیبر ان انڈیا (Land and Labour in India)، ایشیا پبلیشنگ ہاؤس، ممبئی۔

<http://economictimes.indiatimes.com/news/policy/government-hikes-minimum-wage-for-agriculture-labourer/articleshow/57408252.cms>

